قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 02 اکتوبر 2021ء | 24 صفر 1443 ہجری قمری | 02 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:234

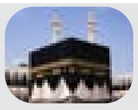

ارشادِ باری تعالیٰ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۳﴾

(آل عمران:93)

ترجمہ: تم کامل نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی بھی چیز تم خرچ کرو، اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اُن تبدیلیوں کو ہم نے اس زمانے میں جاری رکھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم اس کی راہ میں اپنا بہترین مال پیش کریں، اس کی رضا حاصل کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔ یعنی تمہارے اپنے لئے بھی یہ بہتر ہے کیونکہ تم جو مال خرچ کرو گے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے سے راضی ہوگا، تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد تم اپنے یا اپنے گھر پر یا اپنی اولاد پر جو خرچ کرو گے اس میں بھی برکت پڑے گی۔ تمہارے تھوڑے مال میں بھی خدا تعالیٰ اتنی برکت رکھ دے گا جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کر رہی ہوگی۔ تمہارے بچوں میں اور ان کی تربیت میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ غرض کہ یہ ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (الحشر:10) اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ پس اگر فلاح پانی ہے، کامیابی حاصل کرنی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اگر اپنے مالوں اور اولادوں میں برکت ڈالنی ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو۔ آج اس بخل سے بچنے کی احمدی کو سب سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد مالی قربانی کا زیادہ فہم اور ادراک حاصل ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کو کس طرح کامیاب فرماتا ہے؟ فرمایا کہ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ (التغابن:18)۔ اگر اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

بقیہ صفحہ 3 پر

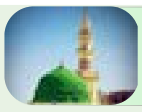

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوطلحہؓ کی مالی قربانی

جب آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو مدینہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ مالدار تھے، ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سب سے عمدہ باغ ''بیر حاء'' نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور قریب تھا۔ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہ انصاریؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ مَیں اسے اللہ کی راہ میں دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرے میں شامل کرے گا۔

(خلاصہ از صحیح بخاری، کتاب الاشربۃ باب استعذاب الماء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

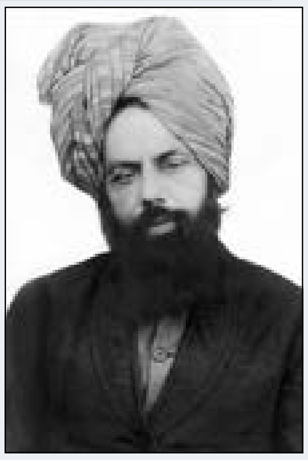

حقیقی نیکی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہارا پیارا مال ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 358)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اُن چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ آجکل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں۔ اور اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ کی راہ میں جان قربان کر دیں۔''

(کلمۂ طیبہ صفحہ نمبر 14 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم آل عمران آیت نمبر 93، صفحہ نمبر 177 اور 178)

خوش قسمت ہے وہ شخص جو خدا سے محبت کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبّت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبّت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔۔۔۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497 تا 498، ایڈیشن 1989ء)

اس شمارہ میں

- رہی ہے تجھ سے محبت میں اک کمی باقی (منظوم)
- مہدی اہل قلم میں سے ہوگا
- نئی نسل کی تربیت خلیفۂ وقت کے الفاظ سے
- خلفاء حضرت مسیح موعودؑ سے منسلک چند یادیں

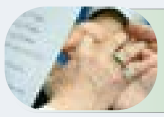

دربارِ خلافت

؎ گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر **حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اپنے لاہور کے سفر کا حال بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں تشریف لائے تھے تو ان دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر ہو رہا تھا۔ لیکچر لاہور ہوتا تھا۔ اشتہارات چسپاں کئے جاتے تھے۔ چوہدری اللہ دتّا صاحب مرحوم جو نمبر دار تھے موضع میانوالی خانہ والی تحصیل نارووال کے، وہ لئی کی دیگچی سر پر اُٹھائے ہوئے شہر میں ہر جگہ اشتہار چسپاں کرتے تھے اور اس کو دیکھ کر مخالفین نے اُن کو کئی دفعہ مارا پیٹا، زدوکوب کیا۔ چوہدری صاحب مرحوم اشتہار چسپاں کرتے تھے۔ مخالفین اُس کو پھاڑ دیتے تھے۔ گالیاں نکالتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اُن دنوں کا واقعہ ہے۔ جن مکانات میں حضور علیہ السلام قیام فرماتے تھے اس کے پاس گول سڑک پر درخت لگے ہوتے تھے ٹاہلیوں کے، شیشم کے۔ ایک مولوی مخالف جسے مولوی ٹاہلی کے نام سے پکارتے تھے، صرف پاجامہ ہی اُس نے پہنا ہوا تھا، نہ گلے میں اور نہ سر پر کوئی کپڑا ہوتا تھا۔ بدحواس گالیاں دیتا رہتا تھا اور درختوں پر چڑھ کر یہ بیہودہ بکواس کرتا رہتا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 171 روایات غلام محمد صاحب)

پھر **حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی** کی روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں قادیان پہنچا۔ وہاں پہنچ کر اپنے مقدمات کا ذکر کیا کہ مخالفین نے جھوٹے مقدمات کر کے اور جھوٹیاں قسمیں کھا کھا کر میرا مکان چھین لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حافظ صاحب! لوگ لڑکوں کی شادی اور ختنہ پر مکان برباد کر دیتے ہیں۔ آپ کا مکان اگر خدا کے لئے گیا ہے تو جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس سے بہتر دے دے گا۔'' کہتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ پاک الفاظ سنتے ہی میرے دل سے وہ خیال ہی جاتا رہا بلکہ میرے دل میں وہ زلیخا کا شعر یاد آیا

؎ جمادے چند دادم جان خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

یہ مشہور ہے کہ زلیخا نے مصر کے خزانے دے کر یوسف علیہ السلام کو خریدا تھا۔ اُس وقت کہا تھا کہ چند پتھر دیئے ہیں اور جان خرید لی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ بہت ہی سستا سودا خریدا ہے۔ کہتے ہیں مَیں بھی اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مقدس بستی قادیان میں جگہ دی اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہیں آ گئے اور مکان اُس سے کئی درجہ بہتر دیا۔ بیوی بھی دی اور اولاد بھی دی۔ کہتے ہیں اسی ضمن میں ایک اور بات بھی یاد آئی ہے۔ لکھ دیتا ہوں کہ شاید کوئی سعید الفطرت فائدہ اُٹھائے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک دن مسجد مبارک میں خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ مدرسہ احمدیہ میں جو لوگ پڑھتے ہیں وہ مُلّاں بنیں گے، وہ کیا کر سکتے ہیں۔ تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے۔ مدرسہ احمدیہ اُٹھا دینا چاہئے، ختم کر دینا چاہئے۔ اُس وقت حضرت محمود اولوالعزم (یعنی حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیٹھے تھے) وہ کھڑے ہو گئے اور اپنی اس اولوالعزمی کا اظہار فرمایا اس سکول کو یعنی مدرسہ احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمایا ہے یہ جاری رہے گا اور انشاء اللہ اس میں علماء پیدا ہوں گے اور تبلیغِ حق کریں گے۔ یہ سنتے ہی خواجہ صاحب تو مبہوت ہو گئے اور میں اُس وقت یہ خیال کرتا تھا کہ خواجہ صاحب کو یقین ہو گیا ہے کہ ہم اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے اور دیکھنے والے اب جانتے ہیں کہ اسی سکول کے تعلیم یافتہ فضلاء دنیا میں تبلیغِ احمدیت کر رہے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 132-133 روایات حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی)

حضرت شیخ عبدالوہاب صاحبؓ نومسلم کے بارے میں حبیب احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ حضرت شیخ صاحب دینی معاملے میں بڑے غیور واقع ہوئے ہیں۔ وہ اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مقابلہ کی خاص سپرٹ (spirit) خدا تعالیٰ نے اُن میں رکھ دی ہے۔ مخالفین کے مقابلہ پر سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ہاں جب کوئی گالیاں دینے لگ جاتا ہے تو خاموش ہو جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس حکم پر عمل کرتے ہیں۔

؎ گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 266 روایات حضرت شیخ عبد الوہاب صاحبؓ نومسلم)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ ہماری بیعت لے کر اندر تشریف لے گئے جب وہ بیعت کرنے آئے تھے۔ ہم پہلی مرتبہ قادیان صرف ایک ہی دن ٹھہرے کیونکہ برادرم منشی عبد الغفور

بقیہ صفحہ 6 پر

رہی ہے تجھ سے محبّت میں اک کمی باقی

رہی ہے تجھ سے محبّت میں اک کمی باقی
کہ جاں لُٹانے کی ہے رسمِ دلبری باقی

ہزار اشک بہائے ہیں چشمۂ دل نے
ہماری آنکھوں میں اب تک بھی ہے نمی باقی

رہا حیات کا مقصد تمہاری خوشنودی
ہمارے دل میں تھی جب تک کہ روشنی باقی

گزر گئی ہے جو گزری اسے تُو جانتا ہے
رہی ہے اب تو ہمیشہ کی زندگی باقی

جو پی رہے ہیں ترے میکدے سے روز و شب
کہیں یہ کیسے، رہی اب بھی تشنگی باقی

ہمیں جو دیکھ کے بے ساختہ تمہیں آئی
ہماری یادوں میں اب تک ہے وہ ہنسی باقی

ہے طارقؔ اب بھی ہمیں انتظار اس کا ہی
ہماری رہ گئی جو وصل کی گھڑی باقی

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

اداریہ

مہدی اہل قلم میں سے ہو گا

ہم میں سے ہر ایک کو اپنی قلموں کو حرکت دینی ہو گی

دُنیا بھر سے قارئین روزنامہ الفضل آن لائن، مختلف عناوین پر بہت دلچسپ اقتباس یا مواد بھجوا کر اداریہ لکھنے کی تجویز یا مشورہ دیتے رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں محترمہ امۃ الباری ناصر نے امریکہ سے اردو کے معروف اور صاحبِ طرز ادیب خواجہ حسن نظامی کا ایک اقتباس بھجوایا جس میں وہ لکھتے ہیں:

’’میں سات برس کا تھا۔ دیکھا طاق میں چوڑیاں رکھی ہیں۔ مَیں نے چند چوڑیاں اُتار کر ہاتھوں میں پہن لیں۔ والدہ نے دیکھا تو خفا ہوئیں، دوڑیں اور فرمایا۔ اُتار چوڑیاں۔نہیں تو امام مہدی کے ساتھ جہاد کرنے میں تلوار نہیں اُٹھ سکے گی۔ میں نے فوراً چوڑیاں اُتار ڈالیں۔ اور ماں سے پوچھا۔

امام مہدی کون ہیں؟

اور جہاد کیا ہے؟

فرمایا:۔ آخر زمانہ میں امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے اور مسلمانوں کے دشمنوں سے لڑیں گے۔ اس وقت ہر مسلمان ان کے ساتھ ہو کر تلوار اُٹھا کر جہاد کرے گا۔ جہاد دین کی لڑائی کو کہتے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد مجھ کو چوڑیوں سے اس قدر عداوت ہو گئی کہ جس کی چوڑیاں دیکھتا ان کو توڑنے کو دوڑتا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ چوڑیاں بہت بُری چیز ہوتی ہیں۔ اور ان کے سبب سے آدمی امام مہدی کے ساتھ جہاد نہیں کرسکتا۔ امام مہدی سے تعلق بھی اسی عمر سے پیدا ہوا۔ جب اور قسم کا تعلق تھا۔ اب اس کی اور کیفیت ہے مگر تعلق جب بھی تھا اب بھی ہے۔

(آپ بیتی از خواجہ حسن نظامی صفحہ 41)

سابقہ کتب میں مسیح اور مہدی علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ تلوار کا ذکر عام ملتا ہے۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے اس سے قلم کی تلوار مراد لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ’’سلطان القلم‘‘ کے لقب سے نوازا اور حضور علیہ السلام خود لوہے کی قلم لکھنے کے لئے استعمال فرماتے تھے۔جس پر خاکسار کا ایک کالم روز نامہ الفضل کی زینت بن چکا ہے۔ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صفات بیان کرتے ہوئے ’’اُولِی الۡاَیۡدِیۡ‘‘ یعنی ہاتھوں والے لکھا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں ہاتھوں سے کام لینے والوں کو قلم سے کام لینے والے قرار دیا ہے۔ یہ اس سلسلہ میں خاکسار کی تیسری بلکہ چوتھی تحریر ہے تا قارئین الفضل حضرت سلطان القلمؑ کا سپاہی بن کر اسلام اور احمدیت کے دفاع اور احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں تحریرات لکھ سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تحریر میں ایک انگریز کے مضمون کا ذکر فرمایا ہے جس میں اس انگریز نے لکھا ہے:

’’مَیں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ **وہ اہل قلم میں سے ہو گا** اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں تخم یگانگت بو سکے گا‘‘

(پیسہ اخبار 22 مئی 1908ء از ملفوظات جلد دہم صفحہ 445)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:

’’دیکھو مہدی کے بارے میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے خود فرمایا ہے کہ۔ یَضَعُ الۡحَرۡبَ وہ جنگ کا خاتمہ کر دے گا۔ اور وہ جنگ ایک علمی جنگ ہو گی۔ قلم تلوار کا کام کرے گا اور اسرارِ روحانی، برکاتِ سماوی اور نشاناتِ اقتداری سے دنیا کو فتح کیا جاوے گا اور تازہ بتازہ غیبی پیشگوئیوں اور تائیدات خدائی سے سچے مذہب کو ممتاز کر کے دکھایا جاوے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 311)

ایک اور جگہ آپؑ اسی مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

’’اس (مہدی و مسیح۔ ناقل) کے متعلق کہیں نہیں لکھا کہ وہ لڑائیاں کرے گا بلکہ بخاری میں جو **اَصَحُّ الۡکِتَابِ بَعۡدَ کِتَابِ اللّٰہِ** ہے صاف لکھا ہے یَضَعُ الۡحَرۡبَ یعنی اس کے وقت میں مذہبی لڑائیاں نہ ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب حرب کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے مخالف ہمارے ساتھ جنگ نہیں کرتے۔ وہ تو قلم کے ساتھ اعتراض کرتے ہیں۔ پس یہ کیسی کمزوری ہوتی کہ قلم کا جواب قلم سے نہ دیا جاتا بلکہ اس کے لئے ہتھیار استعمال ہوتے۔ ایسی صورت میں جبکہ قلم کے حملے ہو رہے ہیں ہمارا یہی فرض ہے کہ قلم کے ساتھ اُن کو روکیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 113-112)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 3 ستمبر 1901ء کو ایک رؤیا دیکھی کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے ... تلوار سے مراد یہی حربہ ہے جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں جو آسمانی حربہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 277)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتداء میں بہت سے اَجل صحابہؓ قلم سے کام لیتے رہے۔ آپؑ حضرت مولوی عبد الکریمؓ کے متعلق فرماتے ہیں:

’’اسلام پر جو اندرونی بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں (آپ نے۔ ناقل) عمر بسر کر دی باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ مسلمانوں کا لیڈر‘‘

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 365)

ایک اور جگہ پر آپؓ کی تحریرات اور آپ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’مولوی عبد الکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔مولوی برہان الدین فوت ہو گئے اب قائمقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھیے‘‘۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 283)

درج بالا ارشاد کی روشنی میں ہمیں قلم ہاتھ میں لے کر اپنی راہیں متعین کر لینی چاہئیں اور اپنے علم و ادب میں ترقی کر کے، اس کے لئے تن من دھن اور سب کچھ لگا دینا چاہئے کہ یہی وقت کا تقاضا بلکہ وقت کی آواز ہے۔ ہمارے قارئین میں سے وہ احباب و خواتین جو اپنے جذبات اور علم و عمل کے رموز کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا ذرا سا بھی شوق، قوت اور ملکہ رکھتے ہیں، انہیں چاہئے کہ جماعتی علم کلام کے تحت رہتے ہوئے ایک نئے انداز کی طرز تحریر ایجاد کریں، جو عبارت کی سادگی اور جذبات کی فراوانی کا مظہر ہو۔ ایسی تحریرات لکھ کر ہمیں بھیجیں جو مقبول عام کا درجہ حاصل کریں، تو وہ حضرت سلطان القلمؑ کے سپاہی بننے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

بہت سے قلمکار اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ عمر رسیدہ بھی فوت شدہ ہی ہیں۔ ان کی جگہ لینے کے لئے نوجوان قلمکاروں کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی قلموں کو حرکت دینی ہو گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ قلم اور دوسروں سے جلن ہمیں اپنی قسمت لکھنے نہیں دیتی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ بیمار ہو گئے، جب صحت ہوئی تو قلم میں قوت آ گئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’اول تو بوجہ علالت کے فارغ نشینی رہی۔ اب خدا تعالیٰ نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آ گئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے‘‘

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 319)

اس ضمن میں 335 عناوین پر مشتمل ایک فہرست 11 ستمبر 2021ء کے شمارہ کی زینت بنی ہے۔ جن پر قلم آزمائی کی جاسکتی ہے۔ کان اللہ معکم وایدکم

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

پس یہ مالی قربانی قرضۂ حسنہ ہے۔ اللہ کو بظاہر مال کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کس طرح قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو قربانی ہے کیونکہ یہ تم نے میری خاطر کی ہے۔ اس لئے مَیں اسے تمہیں واپس لوٹاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سب قدر کرنے والوں سے زیادہ قدر کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔

(خطبۂ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حلیم خان شاہد مربی سلسلہ کٹک، اڈیشہ، انڈیا

نئی نسل کی تعلیم وتربیت خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں

حسیں دل رُبا ہیں خلافت کی باتیں
خدا کی عطا ہیں خلافت کی باتیں
یہ تشنہ لبوں کے لئے زندگی ہیں
بہت جاں فزا ہیں خلافت کی باتیں
چلاتی ہیں ہم کو یہ راہ ہدیٰ پر
سبھی راہنما ہیں خلافت کی باتیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ﴿۷۲﴾

(الاحزاب: 72)

’’یعنی اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔‘‘

اور حدیث میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’میں جس کام سے تمہیں منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم دوں اسکو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کرنے پر اور ان سے اختلاف کرنے پر ہلاک ہو گئے۔‘‘

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب کراھۃ الکثار السؤال)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اُوۡصِیۡکُمۡ بِتَقۡوَی اللّٰہِ وَالسَّمۡعِ وَالطَّاعَۃِ

(ترمذی، کتاب الایمان کتاب الخذ بالسنة)

یعنی حصول تقویٰ کے دو بڑے زینے کان کھول کر ہدایت کا سننا اور ان پر عمل کرنا ہیں۔

اسکی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں‘‘

(سبز اشتہار، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462، حاشیہ)

خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اسلئے اسکی اطاعت وفرماں برداری کرنا گویا نبی ورسول کی اطاعت وفرماں برداری کرنا ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا قرآنی آیت، حدیث واقتباس حضرت مسیح موعودؑ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ نبی یا اس کے قائم مقام خلیفہ وقت کی اطاعت اور اسکی بتائی ہوئی ہدایت کے طریق پر چل کر ہی ہم دین ودنیا میں کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ کامیابی وکامرانی تب قائم رہیگی جب ہم خلیفہ وقت کے الفاظ وہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارینگے۔ اسی بات کو اور واضح رنگ میں بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اصل حفاظت یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے الفاظ کو پھیلایا جائے۔ ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کروایا جائے۔ اور نئی نسل کو سنبھالا جائے۔ صرف یہ دعویٰ کر لینا کافی نہیں کہ ہم دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ یہ لڑائی کا تو مسئلہ نہیں ہے۔ آج کل کی لڑائی، آج کل کا جہاد یہ ہے کہ باتوں پر عمل کیا جائے۔‘‘

(خطاب 25 اکتوبر 2019ء بمقام مہدی آباد جرمنی)

انہیں باتوں کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے آپ سے قبل تمام خلفائے احمدیت نے اس طرف توجہ دلائی جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

’’میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اس نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔‘‘

(خطبات نور صفحہ 131)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لَبَّیْك کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔۔۔۔ یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفہ رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 408-409)

نیز آپؓ فرماتے ہیں:

’’تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا حکم دے ادھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا وہ حکم دے ادھر سے ہٹ جاؤ۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 515-516)

پھر آپؓ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ:

’’خلافت کے تو معنیٰ ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء روزنامہ الفضل قادیان 31 جنوری 1936ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر دامن چھُوٹا تو محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے گا‘‘

(خلافت ومجددیت صفحہ 48۔ برموقع اجتماع انصار اللہ 1968ء)

اسی طرح حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’آپ نے خلافت کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اس میں بھی یہ بات داخل ہے کہ خلافت کے مزاج کو نہ بگڑنے دیں۔۔۔ ہمیشہ اسکے تابع رہیں ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں۔ امام آپ کی رہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے اسلئے کسی وقت بھی اس سے آگے نہ بڑھیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 11 فروری 1984ء)

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم خلافت کے سایے تلے اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن ضرورت یہ ہے کہ اپنی نئی نسل کی اس مبارک وجود کی نصیحت وباتوں سے تربیت کی جائے کیونکہ وقت کے امام کا بتایا ہوا طریق ہدایت ہی سب سے افضل اور اولیٰ ہوتا ہے جس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے خلفاء میں، اور آئندہ بھی ان شاء اللہ خلفاء آتے رہیں گے، ہر ایک کا ایک دور رکھا ہوا ہے۔ اور ہر دور کے مطابق خود رہ نمائی فرماتا رہتا ہے۔ اور جو موجودہ وقت کے تقاضے ہیں اس کے مطابق خلیفۂ وقت رہ نمائی کرتا ہے۔‘‘

(خطاب 25، اکتوبر 2019ء بمقام مہدی آباد جرمنی)

پیارے بھائیو! کسی کی اطاعت ہم تب کر سکتے ہیں جب اسکی محبت ہمارے دل میں ہو جب محبت نہیں تو اطاعت پیدا کرنا ایک ناممکن امر ہے۔ اسلئے خلیفہ وقت کی اطاعت کرنا ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت کرنے والے ہوں جیسا کہ ہمارے پیارے امام نے فرمایا کہ:

’’اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ: 166) اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی ہے جو درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے پیار اور محبت کی طرف مائل کرتی ہے۔ اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کس طرح اُس دلدار کو راضی کریں۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ جس روز خدا تعالیٰ کے سایہ عاطفت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا، اُس روز جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ عاطفت میں لے گا اُن میں وہ دو لوگ بھی شامل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17/ دسمبر 2010ء)

اور یہ محبت ہم خلیفہ وقت کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کر کے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔اسلئے خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق ہمیں اپنی آنے والی نئی نسلوں کی تربیت کرنی ہوگی۔ اسکے لئے اُن الفاظ کے موتیوں کو جو خطبہ،خطابات،اجلاسات وملاقات کی شکل میں بکھرے پڑیں ہیں ان کو ایک خوبصورت ہار کی صورت میں تبدیل کر کے اپنی جسمانی وروحانی دنیا کے لئے زینت کا سامان بنانا ہوگا۔آیئے ان بے شمار موتیوں میں سے کچھ موتیوں سے ایک ہار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کا تعلق اپنی نئی نسل میں پیدا کیا جائے

موجودہ حالات میں پے در پے دنیا میں آفات ومشکلات نازل ہو رہے ہیں ان تمام کا مبدا ومرکز مخلوق خدا کا اپنے پیدا کرنے والے سے دوری ہے۔اس دور میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا تعلق اپنی نئی نسل میں پیدا کرنا بہت ضروری ہے اس ضمن میں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے تو پیدا نہیں کیا تھا کہ وہ صرف دنیا کی خوبصورتیوں اور حسن اور آرام وآسائش اور ایجادوں کے پیچھے پھرتا رہے۔انسان کی پیدائش کا مقصد تو بہت بڑا تھا۔اتنا بڑا مقصد کہ اگر اس کو انسان حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس دنیا کی جو نعمتیں ملنی ہیں وہ تو ملیں گی ہی، دنیا سے جانے کے بعد اخروی اور دائمی زندگی کا بھی حصہ ملے گا۔ اگلے جہان میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بنے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 7۔اپریل 2006ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’انسان جوں جوں دنیاوی دھندوں میں پڑتا ہے اللہ کی عبادت سے غافل ہوتا جاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال ہو۔ پس ہر لحہ، ہر وقت ایک احمدی کو اس فضل کو سمیٹنے کی فکر میں لگے رہنا چاہئے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے جو خالص ہو کر اس کے حضور ادا کی جائے۔ پس اپنی عبادتوں کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کریں تا کہ خدا تعالیٰ آپ کی اور آپ کی نسلوں کی حفاظت فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 12 مئی 2006ء)

؎ بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

قرآنی تعلیمات سے نئی نسل کی تربیت

قرآن کریم کی تعلیمات ہر زمانے کے لئے ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے اسکے تعلیمات کے بغیر ایک سچا مسلمان روحانی اور جسمانی زندگی میں ترقی نہیں کرسکتا لہٰذا اس دور میں قرآنی تعلیمات سے نئی نسل کی تربیت کیا جانا ازحد ضروری ہے اس بارے میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس اگر قرآنِ کریم کا حق ادا کرتے ہوئے قرآنِ کریم کو پڑھا جائے اور پھر اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو تو عملی طور پر بھی ایک نمایاں تبدیلی انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ اخلاقی قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص جس نے قرآنی تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کیا ہو، مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے اور باخدا انسان وہ ہوتا ہے جس کا خداتعالیٰ سے ایک خاص اور سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شجرہ طیبہ کی دی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013ء)

ایک مقام پے آپ فرماتے ہیں:

’’ہم سب جانتے ہیں کہ وہ رسّی کون سی تھی یا کون سی ہے جس کو پکڑ کر ان (صحابہ) میں اتنی روحانی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی، قربانی کا مادہ پیدا ہوا، قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔جس نے ان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انہیں اس حد تک اعلیٰ قربانیاں کرنے کے قابل بنا دیا۔ وہ رسّی تھی اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم، جو احکامات اور نصائح سے پُر ہے۔جس کے حکموں پر سچے دل سے عمل کرنے والا خداتعالیٰ کا قرب پانے والا بن جاتا ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 3 صفحہ 75)

؎ اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینہ کو خوب صاف کرتا ہے
اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں
وہ تو دیتا ہے جاں کو اور اک جاں

آنحضرت ﷺ کی محبت وعزت نئی نسل کے دلوں میں پیدا کی جائے

اس بارے میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ہم اس عشق کو سچ کر دکھائیں اور امت مسلمہ کو خصوصاً کہ وہ ہمارے محبوب ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور تمام انسانیت کو عموماً آنحضور ﷺ کی حقیقی تعلیم کے جھنڈے تلے لے آئیں اور اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر ہمیں خود بھی اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ اس طرف توجہ دینی ہوگی کیونکہ نیک نمونہ سب سے بڑی تبلیغ ہے۔ اللہ کرے ہمارا شمار ان خوش قسمت لوگوں میں ہو جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی فکر کو دیکھ کر یہ وعدہ کیا تھا کہ تیرے راستہ پر چل کر میرا قرب حاصل کرنے والے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23/ مئی 2003ء)

نیز آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو! تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ میں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء)

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
وہ یار لا مکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

خلفائے راشدین و اصحاب رسول ﷺ کی عزت واحترام نئی نسل میں پیدا کیا جائے

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلفاء راشدین کی عزت واحترام کے ضمن میں فرماتے ہیں:

مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ اقتباس سامنے رکھتا ہوں جس میں آپ نے خلفائے راشدین کے طریق پر چلنے کو مومن ہونے اور مسلمان ہونے کی نشانی بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔‘‘

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 294) (خطبہ جمعہ 2/ دسمبر 2011ء)

نیز آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صحابہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور ان کے مقام ومرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’غرض ان لوگوں کا صدق و وفا اور اخلاص ومروّت ہر مسلمان کے لئے قابل اُسوہ ہے۔صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی......‘‘

پھر فرمایا کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی طرح ہیں اور (آپؐ کے) صحابہ کرامؓ آپ کے اعضاء ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 279۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں صحابہ کے مقام کو بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے اخلاص و وفا کو بھی بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 9 مارچ 2018ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت واطاعت آنے والی نئی نسل کے دلوں میں پیدا کی جائے

اس ضمن میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اب اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور محبت سے ہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت اور محبت کا دعویٰ سچا ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔۔اب آنحضرت ﷺ کی محبت کا دعویٰ، آپؑ کی کامل اطاعت کا دعویٰ تبھی سچ ثابت ہوگا جب آپ کے روحانی فرزند کے ساتھ محبت اور اطاعت کا رشتہ قائم ہوگا۔ اسی لئے تو آپ فرما رہے ہیں کہ سب رشتوں سے بڑھ کر میرے سے محبت واطاعت کا رشتہ قائم

کرو توتم اب اسی ذریعہ سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اتباع کرو گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرو گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 19/ ستمبر 2003ء)

نیز آپ فرماتے ہیں:

’’ہمیں یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ ہم نے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو قبول کیا ہے۔ مگر ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ آپؑ کی بیعت میں آنا صرف اُس وقت فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے اگر یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پرعمل کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنے دینی فرائض میں غافل ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو قبول کرنے سے ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہوا ہے۔ یا یہ کہ اس طرح ہمیں حقیقی اسلام کی تعالیٰمات پرعمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ پس ہمارا آپؑ کو قبول کرنے کا زبانی دعویٰ کھوکھلا اور بے معنیٰ ہو گی۔‘‘

(خطاب 23 ستمبر 2018ء برموقعہ نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ الفضل انٹرنیشنل 26اپریل 2019ء)

اسی طرح آپ پھر فرماتے ہیں:

’’آج ہم مسیح محمدیؐ کے غلاموں کا بھی کام ہے کہ آپ کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں اور آپؑ کی دعاؤں سے بھی حصہ لیں۔ آپؑ کی تعلیمات کو اپنے عملوں پر لاگو کرتے ہوئے مخلوق خدا سے جذبہ ہمدردی کے تحت اس پیغام کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اپنی دعاؤں کو اپنی استعدادوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ جس نور محمدؐ کو پھیلانے کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، اس میں ہم بھی نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگاتے ہوئے شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 26جنوری 2007ء)

مسیح کے ہم غلام ہیں جو وقت کا امام ہے
جو اسکو مانتا نہیں وہ وقت کا غلام ہے
خدا ہے جس سے بولتا فرشتے ہمکلام ہیں
امام وقت ہیں وہی اسی کے ہم غلام ہیں

خلفائے احمدیت وصحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت،عزت واحترام نئی نسل میں پیدا کی جائے

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی عزت واحترام کے ضمن میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’وہ لوگ ایسے تھے جن میں سے بعض میں علم کی کمی بھی تھی لیکن علمی اور روحانی پیاس بجھانے کے لئے وہ لوگ ایک تڑپ رکھتے تھے جو انہوں نے بجھائی اور ایک سچے عاشق ثابت ہوئے۔ اور اسی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق پیدا کیا۔۔۔۔ پس یہ وہ محبت اور وفا کے نمونے ہیں جو آگے نسلوں کو بھی قائم رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت اور وفا کے ان نمونوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17/ دسمبر 2010ء)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡٓ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

پھر خلافت احمدیہ کی اطاعت کے بارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسوہ کونئ نسل میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے اس ضمن میں حضرت سیدہ امۃالسبوح بیگم صاحبہ (حرم خلیفۃالمسیح الخامس)اطاعت امام کے حوالے سے خلیفۃالمسیح الخامس کے بارے میں فرماتی ہیں:

’’خلفاء کے ساتھ اطاعت آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور ہمیشہ اشارہ سمجھ کر اطاعت کی۔ آپ ہر معاملہ میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے۔ انیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے۔ جب حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ بیمار ہوئے آپ نے منع فرمایا تھا کہ کسی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن طبیعت کمزور تھی اور فکرمندی تھی۔ انتہائی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر میاں سیفی (مرزا سفیر احمد صاحب) نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون کر دیا اور صورتِ حال بتا کر کہا کہ اگر آپ آجائیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے اور حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ سے ملاقات کے لیے گئے تو حضورؒ نے دریافت فرمایا۔ ’’کیسے آئے ہو؟‘‘ آپ نے جواب دیا کہ آپ کی طبیعت کی وجہ سے جماعت فکرمند ہے اس لیے پوچھنے کے لیے آیا ہوں تو حضورؒ نے فرمایا حالات ایسے ہیں کہ فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت بہتر۔ میں فوراًواپسی کی سیٹ Book کروالیتا ہوں۔ بعد میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے میاں سیفی سے پوچھا کہ اس (حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ) میں تو اتنی اطاعت ہے کہ یہ میرے کہے بغیر آہی نہیں سکتا۔ یہ آیا کیسے؟ تب میاں سیفی نے حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کو بتایا کہ ان کو تو میں نے فون پر آنے کو کہا تھا اس لیے آئے ہیں۔ اس پر حضور رحمہ اللہ کو اطمینان ہوا کہ ان کی توقعات کے مطابق ان کے مجاہد بیٹے کی اطاعت اعلیٰ ترین معیار پر ہی تھی۔‘‘

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر ستمبر،اکتوبر 2008ء صفحہ 20تا21)

کچھ عرصہ قبل ایک بچے نے آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ کی حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کے ساتھ دوستی تھی؟ حضور ایّدہ اللہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ میری کیا مجال، وہ میرے خلیفہ تھے۔ میں ان کا دوست نہیں بلکہ میں ان کا ایک ادنیٰ غلام تھا۔

حضورِ انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے کامل محبت اور عزت پر بات کرتے ہوئے ایک موقعے پر فرمایا:

’’میرا دل فی الحقیقت اس بات پر مضبوطی سے قائم تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو مَیں آپ کی ہر بات سنوں گا اور ہر اُس چیز کی کامل ترین فرمانبرداری کروں گا جو آپ مجھ سے چاہیں گے۔ اور یہ کہ میں ہر وقت دوسروں سے زیادہ آپ کی عزت اور اطاعت کروں گا۔ میرے والدین نے میری تربیت اِس انداز میں کی تھی جس کا اثر پوری زندگی میرے اوپر رہا ہے۔‘‘

(عابد وحید خان صاحب کی ذاتی ڈائری اپریل تا جون 2018ء)

ہم جسم ہیں اور جان خلافت میں ہے اپنی
زندہ ہمیں کر دیتا ہے عنوان خلافت
ہر اک اطاعت میں ہے سبقت کی تمنا
سنتی ہے جماعت جونہی فرمان خلافت

یہ چند الفاظ کے موتی جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف خطبہ، خطابات، اجلاسات وملاقات کے موقعہ سے لئے گئے تھے تا کہ صحیح معنوں میں ہم خلافت کے تابع ہو کر اسکے ہر حکم پر لَبَّیْك کہتے ہوئے اپنی نئی نسل کی تربیت کرنے والے بن سکیں کیونکہ۔

“ خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالی خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالی کی منشاء کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آچکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔

(الفضل، 5 جولائی 2005ء)

پس آج ہمارا یہ فرض ہے اور آج ہم نے اس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے اس نعمت کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی نئی نسل میں اسکی اہمیت کو قائم کرنا ہے۔ اپنی نسلوں سے یہ عہد لینا ہے کہ چاہئے جس طرح بھی ہو جان، مال، وقت اور اپنے نفس کی قربانی دیتے ہوئے خلافت احمدیہ کی حفاظت کرنی ہے، اسکے الفاظ کی حفاظت کرنی ہے اور ہمیشہ کرتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلافت سے محبت کی ملیں برکات پشتوں تک
اسی لفظ وکرم کی ہو سدا برسات پشتوں تک
سدا نور خلافت سے منور ہوں میری نسلیں
کسی لمحے جہالت کی نہ آئے رات پشتوں تک

آمین ثم آمین

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

صاحب کی وجہ سے جلدی آنا پڑا کیونکہ وہ ڈرتے ڈرتے ہی گئے تھے کہ لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے اُن کے گاؤں میں کہ قادیان گئے ہیں۔ کہتے ہیں لیکن بفضلِ خدا مجھے کسی کا ڈر نہ تھا۔ چاہے کتنے دن اور رہ کر آتا۔ اب جبکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی ملاقات کا وقت یاد آتا ہے تو بے حد رنج وافسوس ہوتا ہے کہ میں کیوں جلدی چلا آیا... جب لوگوں کو میرے احمدی ہونے کا پورا یقین ہوگیا تو مجھے بھی تکلیفیں پہنچنے لگیں اور میرا پانی بند کر دیا گیا اور دوکانداروں سے لین دین بند کر دیا گیا اور بھنگی کو بھی منع کر دیا گیا یہاں تک کہ ہمیں دو دو تین تین دن کے فاقے ہونے لگے لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھے اُس نے ثابت قدم رکھا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 362۔ روایات میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولیؓ)

(خطبہ جمعہ 13/ اپریل 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

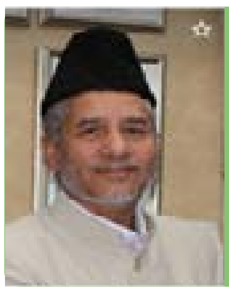

خلفائے حضرت مسیح موعودؑ سے منسلک چند یادیں

قریشی داؤد احمد ساجد۔ مبلغ سلسلہ برطانیہ

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

(رسالہ الوصیت صفحہ 10)

حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر کی صداقت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت جاری فرمایا دیگر باتوں کے علاوہ ایک اہم بات جو آج کے اس مضمون سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی وفات کے بعد جونہی نئے خلیفہ کا انتخاب ہوتا ہے تو جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ جماعت مومنین کے دلوں میں اس سے محبت اور جانثاری کے جذبات پیدا کر دیتا ہے وہیں نومنتخب خلیفہ کے دل میں بھی ہر فرد جماعت سے محبت کا بیج بو دیتا ہے۔ آج ان سطور میں اسی روحانی اور قلبی تعلق کے چند واقعات بیان کرنا مقصود ہے۔ اسی تعلق کے ضمن میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے وصال کے بعد خلافت خامسہ کے انتخاب والی رات اور انتخاب خلافت کے حوالہ سے ایک نظم لکھی تھی جس کا ایک شعر یوں تھا:

اک عجب اہل جنوں میں ہے تغیر ساجد
کل جو عاشق تھا وہ معشوق ہوا آج کی رات

جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم کے دوران درجہ ثانیہ کا امتحان دینے کے بعد غالباً 1977ء میں ہماری کلاس ہائیکنگ کے لئے پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی طرف گئی ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد میں رونق افروز تھے۔ چنانچہ ہم مری روڈ راولپنڈی والی مسجد سے حضور رحمہ اللہ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے اسلام آباد گئے اور حضور رحمہ اللہ کو بتایا اور دعا کی درخواست کی کہ ہم ہائیکنگ کے لئے جا رہے ہیں۔ ہائیکنگ سے واپس آنے تک حضور رحمہ اللہ ابھی اسلام آباد میں ہی مقیم تھے۔ چنانچہ ہم مغرب کی نماز ادا کرنے اسلام آباد گئے نماز کے بعد جب حضور رحمہ اللہ اپنی رہائش گاہ جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو امیر صاحب اسلام آباد نے کسی خدمت کی وجہ سے ایک نوجوان کا تعارف حضور رحمہ اللہ سے کروایا۔ خاکسار اس نوجوان کے ہی ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے خاکسار سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا کیا آپ اس کے بھائی ہیں خاکسار نے عرض کیا حضور! نہیں میں جامعہ کا طالب علم ہوں اور ہم ہائیکنگ سے واپس آئے ہیں۔ اسی دوران میں میں نے محسوس کیا کہ نور کی ایک شعاع حضور رحمہ اللہ کے چہرہ پر نور سے نکل کر میرے بدن میں سرایت کر گئی ہے اسی دوران حضور رحمہ اللہ سیڑھیوں سے اوپر کی منزل پر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ ہائیکنگ پر جانے سے قبل ہم نے درجہ ثانیہ کا امتحان دیا تھا۔ اس نظارے کے بعد یہ بات میخ کی طرح میرے دل میں گڑھ گئی کہ میں امتحان میں پاس ہو گیا ہوں۔ چانچہ ربوہ پہنچ کر پہلا کام یہ کیا کہ سیدھا ناصر ہوسٹل میں آویزاں اس نوٹس بورڈ کی طرف گیا جہاں ہمارے امتحان کا نتیجہ چسپاں کیا گیا تھا۔ نتیجہ کو دیکھ کر میری حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ہماری کلاس جو کہ تقریباً بیس سے زائد طلباء پر مشتمل تھی اس میں سے صرف سات طلباء پاس ہوئے تھے اور ترتیب کے لحاظ سے پاس ہونے والوں میں میرا ساتواں اور آخری نمبر تھا اور بہت سے طلباء جو کلاس میں مجھ سے زیادہ ذہین تھے اور ممہدہ اور اولی کلاسیں اچھے نمبروں سے پاس کر چکے تھے۔ پاس نہ ہو سکے تھے بلکہ ان کی ایک یا دو مضامین میں کمپارٹمنٹ تھی۔ مجھے اس وقت بھی یقین تھا اور آج بھی ہے کہ یہ محض اور محض میرے پیارے آقا کی نظر کرم کا معجزہ تھا۔

1981ء میں جب ہم شاہد کلاس پاس کر چکے تھے تو ہماری کلاس کی ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے ہوئی جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران غالباً بہت زیادہ والی بال کھیلنے کی وجہ سے مجھے ایک تکلیف ہوگئی تھی کہ کئی دفعہ اچانک میرے بائیں بازو اور کندھے میں شدید ارتعاش پیدا ہو جاتا تھا جس سے بازو اور کندھا کانپنا شروع کر دیتے تھے۔ حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کے دوران جبکہ ہم لائن میں حضور رحمہ اللہ کے سامنے کھڑے تھے میرے کندھے اور بازو میں ارتعاش شروع ہو گیا۔ حضور رحمہ اللہ نے یہ چیز نوٹ کرتے ہوئے اچانک مجھے پوچھا:

’’جب تم سوئے ہوتے ہو اس وقت بھی تمہارا بازو اور کندھا ہلتا ہے؟‘‘

یہ سوال اتنا اچانک تھا کہ میں نے عرض کیا حضور! نہیں میرے جواب پر حضور نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور ملاقات بھی ختم ہوگئی۔ حضور رحمہ اللہ کے دفتر سے باہر آکر عملہ حفاظت خاص میں سے ایک دوست محترم چوہدری محبوب احمد صاحب مرحوم نے مجھے کہا کہ جب آپ سوئے ہوتے ہیں تو اس وقت آپ کو کیسے علم ہوتا ہے کہ آپ کا بازو اور کندھا ہلتا ہے کہ نہیں۔ اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ خاکسار کے جواب پر حضور رحمہ اللہ نے ہلکا سا قہقہہ کیوں لگایا تھا۔ لیکن وہ دن اور آج کا دن باوجود یکہ پاکستان میں خدمت کے دوران خاکسار والی بال بھی کھیلتا رہا اور دیگر گیموں میں بھی حصہ لیتا رہا، مانچسٹر اور گلاسگو میں قیام کے دوران بیڈمنٹن بھی کھیلی نیز میں کھیلتا بھی بائیں ہاتھ سے ہوں اس کے باوجود آج تک وہ تکلیف عود کر نہیں آئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

جماعت احمدیہ کے ممبران کے دل میں خلفاء سے محبت اور عقیدت ایک فطری چیز ہے اس کے علاوہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم بھی خلفاء مسیح موعودؑ سے عقیدت رکھتے ہیں۔ جون 1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا وصال ہوا۔ اس وقت خاکسار کو عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ میں خدمت کی توفیق مل رہی تھی چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے وصال کی خبر سن کر خاکسار بھی ربوہ آ گیا۔ جب حضور رحمہ اللہ کا جسد خاکی اسلام آباد سے ربوہ پہنچا اور آخری دیدار شروع ہوا تو جب خاکسار حضور رحمہ اللہ کے چہرے کا دیدار کرکے مسجد مبارک کے باہر والے گیٹ کی طرف آ رہا تھا تو اس وقت خاکسار کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب خاکسار نے دیکھا کہ عنایت پور بھٹیاں کے ایک بڑے زمیندار رائے محمد اسلم بھٹی صاحب جو کہ احمدی نہیں تھے بھی دیدار کرنے کے لئے انتظار کرنے والوں کی لائن میں کھڑے تھے اور پسینہ سے شرابور تھے۔ یہ دوست عنایت پور بھٹیاں کی ایک بڑی بھٹی فیملی سے تعلق رکھتے تھے عنایت پور میں ہماری مسجد سے قریب ہی ان کی بہت وسیع حویلی تھی جس میں ہم اکثر والی بال کھیلا کرتے تھے اور یہ خود بھی والی بال کے اچھے کھلاڑی تھے نیز یہ اور ان کی فیملی کے دیگر افراد خاکسار کا بڑا احترام کرتے تھے اور جب بھی خاکسار والی بال کھیلنے نہ جاتا تو یہ یا ان کے بڑے بھائی جو خود تو والی بال نہیں کھیلتے تھے لیکن ہماری گیم بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔ اپنے کسی ملازم کو یا کسی احمدی لڑکے کو بھیج کر مجھے بلواتے تھے۔ بہر حال میں نے انہیں سلام کیا اور حال پوچھا۔ وہ کہنے لگے مربی صاحب میں نے ایک دفعہ حضور کا چہرہ دیکھ لیا ہے لیکن دل کو تسکین نہیں ہوئی اس لئے دوسری دفعہ چہرہ دیکھنے جا رہا ہوں۔

اسی طرح مولانا عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم (امیر و مشنری انچارج گھانا) مالی قربانی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا کرتے تھے کہ گھانا کی ایک جماعت کے ایک ممبر نے اپنے مالی حالات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں قرضہ حسنہ کی درخواست بھجوائی۔ حضور رحمہ اللہ نے اس کی درخواست منظور فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ اس دوست کو قرضہ حسنہ دے دیں لیکن اسے کہیں اس میں سے اپنا چندہ ضرور ادا کرے۔

1996ء میں خاکسار کو معہ اہلیہ گھانا سے رخصت پر پاکستان جاتے ہوئے جلسہ سالانہ یو۔ کے میں شمولیت کا موقع ملا جلسہ کے ایام میں اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ملاقات کے اختتام پر جب تصویر بنوانے کے لئے کھڑے ہوئے تو خاکسار کی اہلیہ حضور رحمہ اللہ کے دائیں طرف کھڑی تھیں اور خاکسار حضور کے بائیں طرف کھڑا تھا اسی دوران حضور رحمہ اللہ نے اپنے دائیں ہاتھ سے خاکسار کا دایاں ہاتھ مصافحہ کے رنگ میں پکڑ لیا اور خاکسار کو اپنے بالکل قریب کرتے ہوئے گردن کے پیچھے سے اپنا بایاں ہاتھ خاکسار کے بائیں کندھے پر رکھ کر اپنے اور قریب کر لیا وہ لمحہ اتنا پر سرور تھا کہ وہ احساس آج بھی محسوس ہوتا ہے نیز خاکسار کو یاد نہیں کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کب تصویر بنائی۔ حضور رحمہ اللہ کے دفتر سے باہر آنے تک وہ کیفیت خاکسار پر طاری رہی اور اس کی چاشنی بڑی دیر تک محسوس ہوتی رہی

ایں سعادت بزور بازو نیست

اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی رحلت

کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت خامسہ کی شکل میں جماعت کو اسی طرح محبت اور دعائیں کرنے والا ایک اور وجود عطا کر دیا اور محبتوں اور شفقتوں کا وہ سلسلہ جو چند دنوں کے لئے رک گیا تھا دوبارہ شروع ہو گیا۔

خاکسار کو ایک عرصہ سے پتّہ میں پتھری کی وجہ سے کافی تکلیف تھی جس کی وجہ سے بعض اوقات معدہ میں شدید درد ہوتا تھا پہلے تو ڈاکٹر حضرات السر سمجھتے رہے۔ لیکن پتّہ میں پتھری کا علم ہونے کے بعد بھی آپریشن کی دو تین دفعہ تاریخ ملنے کے باوجود بعض وجوہات کی بنا پر آپریشن نہ ہو سکا۔ اِس دوران خاکسار کو انفیکشن کے باعث کئی کئی دن ہسپتال میں داخل بھی رہنا پڑا 10 مئی 2011ء کو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مُلاقات کی اور حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کیا کہ حضور اس بیماری کی وجہ سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا:

’’مجھے علم ہے‘‘

پھر چند لمحوں کے توقف کے بعد فرمایا:

’’ہسپتال والوں سے بات کریں اگر وہ پندرہ دن میں اپریشن کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ پرائیویٹ آپریشن کروالیں اور ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب سے بھی بات کر لیں‘‘

جن احباب کو یورپین ممالک کے نیشنل ہیلتھ سروس کے بارے میں علم ہے وہ جانتے ہیں کہ اِن ممالک میں تو بعض اوقات اپنے ذاتی مُعالج سے ملنے کے لئے بھی کئی دفعہ دو دو ہفتے لگ جاتے ہیں نیز آپ کو ہسپتال والوں یا سرجن کے پاس بھی آپ کا ذاتی مُعالج ہی بھجواتا ہے جو کہ لمبا Procedure ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِرشاد کی تکمیل میں خاکسار نے ڈاکٹر شبّیر بھٹی صاحب سے بھی بات کی اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

اگلے روز خاکسار لندن سے گلاسگو واپس آیا تو کچھ سمجھ نہیں آتا تھا کہ ذاتی مُعالج یا ہسپتال والوں سے بات کیسے کی جائے۔ اِسی کشمکش میں 12 مئی 2011ء کو معدے میں شدید درد شروع ہو گئی جس کے باعث خاکسار کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ہسپتال میں پہلے چند روز تو اِنفیکشن کے باعث کافی تکلیف رہی، ایک دن صبح ڈاکٹر صاحب اپنی ٹیم کے ہمراہ راؤنڈ پر آئے تو خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کیا آپ آپریشن نہیں کر سکتے کیونکہ مجھے یہ تکلیف بہت عرصہ سے ہے اور کئی دفعہ آپریشن ملتوی بھی ہو چکا ہے۔ وہ ایک Russian ڈاکٹر تھے۔ کہنے لگے ابھی اِنفیکشن بہت زیادہ ہے اس کو ٹھیک ہونے میں دو تین ہفتے لگ سکتے ہیں اس کے بعد کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ کیا میں پرائیویٹ آپریشن کروا سکتا ہوں؟ اس پر وہ کہنے لگے کہ آپ پرائیویٹ آپریشن کیوں کروانا چاہتے ہیں؟

میں نے اُن سے کہا کہ مجھے یہ تکلیف کافی عرصہ سے ہے اور اِس کی وجہ سے مجھے شدید درد اور پریشانی ہوتی ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں تو پرائیویٹ آپریشن نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو جانتا ہوں جو پرائیویٹ آپریشن کرتا ہو۔

اگلے روز وہ ڈاکٹر صاحب صبح راؤنڈ پر آئے اور نارمل چیک اَپ کے بعد چلے گئے، اُدھر خاکسار کے ذہن میں مسلسل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ گردش کرتے تھے لیکن دُعا کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا، اُسی روز دوپہر کے بعد اچانک وہ ڈاکٹر صاحب وارڈ میں آئے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور کہنے لگے کہ میں نے آپ کے اسکین کا انتظام کیا ہے اور ابھی اسکین کے بعد بیہوش کرنے والی ٹیم کا آدمی آپ کو بریف کرے گا کیونکہ میں نے آج آپ کے آپریشن کا فیصلہ کیا ہے۔ کچھ دیر کے بعد پورٹر آ گیا اور مجھے اسکین کے لئے لے گیا، لیکن اُس وقت خاکسار کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب خاکسار نے دیکھا کہ اسکین کے شُعبہ کی طرف جانے والے راستہ پر اسکین کے شعبہ سے پہلے ڈاکٹر صاحب خود کھڑے تھے اُنہوں نے پورٹر سے وہیل چیئر لے لی اور خود مجھے اسکین والے کمرہ میں لیکر گئے نیز وہیں بیٹھ کر اسکین دیکھا۔ اس کے بعد خاکسار بیہوش کرنے والی ٹیم کے آدمی کے آنے کا انتظار کرنے لگا، لیکن کوئی نہ آیا جس وجہ سے فطرتی طور پر کچھ پریشانی ہوئی، ابھی خاکسار اِسی اُدھیڑ بُن میں تھا کہ رات کے گیارہ بجے کے قریب ڈاکٹر صاحب آ گئے اور معذرت کرنے لگے اور کہا کہ ایک ایمرجنسی کی وجہ سے ہم کافی لیٹ ہو گئے تھے اور بیہوش کرنے والی ٹیم بھی کافی تھکی ہوئی تھی اس لئے میں کوئی رِسک نہیں لینا چاہتا تھا، لیکن کل صبح سب سے پہلے آپ کا آپریشن ہو گا۔

چنانچہ اگلے روز خاکسار کا آپریشن ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

آپریشن کے بعد وہ ڈاکٹر صاحب روزانہ دو دفعہ راؤنڈ پر آتے تھے، ایک اہم بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ اُس وارڈ میں ہم سات یا آٹھ مریض تھے لیکن ڈاکٹر صاحب جب بھی آتے تو صرف مجھ سے مُصافحہ کرتے تھے۔

25 مئی کو خاکسار کا ایک اور اسکین ہوا تا کہ پتہ چل سکے کہ پتے سے معدہ میں آنے والی شریان میں کوئی روک تو نہیں۔

26 مئی کو ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو گھر جانے کی اجازت دے دی لیکن دوپہر کو ڈیوٹی پر موجود ایک نوجوان انڈین ڈاکٹر آیا اور کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب نے آپ کو گھر جانے کی اجازت تو دے دی تھی لیکن اسکین کا رزلٹ ابھی نہیں آیا اس لئے ہو سکتا ہے کہ آج رات آپ کو اِدھر ہی روکنا پڑے۔

خاکسار کے ذہن میں خیال آیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پندرہ دن فرمایا تھا اور ہسپتال آئے ہوئے آج مجھے پندرواں روز ہے لیکن ڈاکٹر مجھے کہہ رہا ہے کہ شاید آج رات آپ کو اِدھر ہی روکنا پڑے۔

خاکسار کو اُس ذات کی قَسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ خیال گُزرے ابھی نصف گھنٹہ بھی نہ گُزرا ہو گا کہ وہی انڈین ڈاکٹر آ کر مجھے کہنے لگا کہ اگر آج اسکین کا رزلٹ آ بھی گیا تو ہم نے کچھ بھی نہیں کرنا، اس لیے آپ گھر جا سکتے ہیں۔ میں آپ کو فون کر کے اسکین کے بارہ میں بتا دوں گا۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد اُس نے فون کر کے بتایا کہ آپ کے اسکین کا رزلٹ کلیئر آیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

چند سال قبل خاکسار نے معہ فیملی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران خاکسار کی دونوں بیٹیوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یونیورسٹیوں میں اپنے داخلہ کے سلسلہ میں دعا کی درخواست کی۔ خاکسار کی چھوٹی بیٹی نے عرض کیا کہ حضور مجھے تین یونیورسٹیوں کی طرف سے میڈیکل میں داخلہ کے لئے مشروط آفر ہوئی ہے اور مجھے اگلے امتحان میں تین بی گریڈ چاہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے ہلکے سے مزاح کے رنگ میں اس سے پوچھا کہ آپ کو بی چاہیے یا ہنی بی۔ (hony bee) ملاقات کے بعد واپسی پر خاکسار کی بیٹی نے مجھے کہا کہ میں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے کہہ رہی تھی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسکرا رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ مجھے بی چاہیے یا ہنی بی۔ خاکسار نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ایک تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گفتگو کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے ہیں نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کو بی چاہیے یا ہنی بی تو ہنی (شہد) میں شفاء اور مٹھاس ہوتی ہے چنانچہ یہ بڑی اچھی دعا ہے۔ چنانچہ ملاقات کے چند ہفتوں کے بعد اسے یونیورسٹی کی طرف سے بذریعہ ای میل بتایا گیا کہ اب آپ کی بی گریڈ کی شرط ختم کر دی گئی ہے اور آپ کو غیر مشروط داخلہ کی آفر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اگلے امتحان میں تین اے گریڈ حاصل کئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی خلافت کا فرمانبردار بنائے رکھے اور خلفائے کرام کی دعاؤں کا وارث بناتا چلا جائے۔ آمین

اعلانِ ولادت

- مکرم مرزا دانیال احمد اعلان کرواتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مکرم جلال الدین اکبر مربی سلسلہ و اہلیہ محترمہ رداء جلال کو 26 ستمبر 2021ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ’’ثمیر احمد‘‘ تجویز کرتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔

نومولود مکرم نذیر احمد کا پوتا اور مکرم محمد الیاس کا نواسہ ہے قارئین الفضل سے عزیزم ثمیر احمد کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے، خلافت احمدیہ کا سچا اطاعت گزار اور خادم دین بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، آمین

ابو حمزہ

روبکس کیوب کیسے وجود میں آئے؟

آپ میں سے کئی لوگوں نے روبکس کیوب دیکھا ہوگا اور اسے حل بھی کیا ہوگا۔ کئی چیزوں کی طرح روبکس کیوب کی ایجاد بھی اتفاقی طور پر ہوئی۔ یہ چھوٹا سا کھلونا انجنیئر نگ کا شاہکار اور دنیا میں سب زیادہ فروخت ہونے والا کھلونا بھی ہے۔

یہ 1974ء کی بات ہے جب ایرن روبک نامی ایک شخص جو ہنگری میں پروفیسر تھے اور آر کیٹکچر اینڈ ڈیزائن کے مضامین پڑھاتے تھے۔ اپنے شاگردوں کو تھری ڈی پرابلم سمجھانے کے لیے مختلف طریقے اپنایا کرتے تھے۔ تب انہوں نے ایک کیوب بنایا اور اسے میجک کیوب کا نام دیا۔ ایرن روبک کا کہنا ہے کہ وہ دنیا کو یہ دکھانا چاہتے تھے کہ اسے حل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اپنے خود کے بنائے میجک کیوب کو حل کرنے میں انہیں ایک مہینے کا وقت لگا۔ ایرن روبک کے مطابق انہوں نے اسے شروعات میں کبھی بھی ایک کھلونے کے طور پر نہیں دیکھا تھا، ان کے نزدیک یہ آرٹ کا ایک بہترین نمونہ تھا۔

روبکس کیوب کو عوام میں بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی اور 1977ء میں تجارتی بنیادوں پر اسے فیکٹری میں بنانے کا عمل شروع ہوا۔ روبک کیوب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اُس وقت یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی چیز بن گئی تھی۔ 1980ء میں اس کے آفیشل لانچ کے بعد 450 ملین روبک کیوب فروخت ہوئے۔ ایرن روبک کے مطابق انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس کھلونے کو اتنی مقبولیت حاصل ہوگی۔ 2017ء میں روبکس کیوب کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کا تخمینہ 250$ ملین ڈالر لگایا ہے۔

1980ء میں ایرن روبک نے میجک کیوب کا نام بدل کر ’’روبکس کیوب‘‘ رکھ دیا جو آج تک اسی نام سے جانا جاتا ہے۔ دو سال بعد اس نے پہلی بار روبکس کیوب کی ورلڈ چیمپیئن شپ کروائی۔ یہ چیمپیئن شپ بڈاپسٹ، ہنگری میں منعقد ہوئی۔ ’’من تئے‘‘ اس کا پہلا چیمپیئن بنا جس نے 22.95 سیکنڈ میں روبکس کیوب کا پزل حل کرکے پہلا روبکس کیوب چیمپیئن ہونے کا اعزاز اپنے نام کیا۔ اس کے بعد روبکس کیوب دنیا بھر میں تیزی سے مقبول ہونے لگا اور کیوب بنانے والی کمپنیوں میں بہتر سے بہتر ڈیزائن بنانے کی دوڑ لگ گئی۔ ایسے ڈیزائن بنائے جانے لگے جو تیزی سے پزل حل میں بہت مددگار تھے۔

2007ء میں ’’یونکا جیما‘‘ نے 12.46 سیکنڈ میں تیز ترین روبکس کیوب حل کرکے سابقہ ریکارڈ توڑا۔ پھر 2015ء میں ’’لوکس ایٹر‘‘ نامی نوجوان نے 4.9 سیکنڈ کے قلیل وقت میں روبکس کیوب حل کرکے نیا عالمی ریکارڈ بنایا۔ 8 مئی 2018ء میں ’’فیلکس زیمج‘‘ نے 4.2 سیکنڈ میں پزل حل کرکے اس ریکارڈ کو توڑا لیکن یہ ریکارڈ زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکا اور اسی سال یوشنگ ڈوشیو نے 3.4 سیکنڈ میں روبکس کیوب حل کرکے فیلکس کا ریکارڈ توڑ دیا جو اب تک برقرار ہے۔

لوگوں نے اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ تیز ترین روبکس کیوب حل کرنے کے دعوے کیے ہیں۔ جیسا کہ «میکس پنک» نامی ایک شخص نے روبکس کیوب پزل حل کرنے میں صرف 3.2 سیکنڈ کا وقت لیا۔ لیکن چونکہ یہ اس نے اپنے گھر پر کیا تھا اس لیے اسے عالمی ریکارڈ کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کسی انسان نے اب تک اس سے زیادہ تیزی سے پزل حل نہیں کیا لیکن ایسے روبوٹ بنائے گئے ہیں جو روبکس کیوب پزل حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کسی بھی روبوٹ کا کم سے کم وقت میں روبکس کیوب حل کرنے کا دورانیہ محض 0.38 سیکنڈ ہے۔

یوں تو لوگ روبکس کیوب کو اپنے اپنے طریقوں سے حل کرتے ہیں اور یوٹیوب پر ایسی بے شمار وڈیوز موجود ہیں جن میں روبکس کیوب کو حل کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ ٹام روکک جو ایک کمپیوٹر سائنٹسٹ ہیں کے مطابق روبکس کیوب کو 43 کوئنٹلین طریقوں سے حل کیا جا سکتا ہے۔ اگر اسے ہندسوں میں لکھا جائے تو یوں ہوگا 43,252,003,274,489,856,000 اب آپ اسے شمار کرتے ہیں۔ یہ تعداد دنیا کے تمام ساحلوں پر پائی جانے والی ریت کے ذرات سے بھی زیادہ بنتی ہے۔ یوں تو روبکس کیوب میں کیوب کی تعداد مختلف ہوتی ہے لیکن سب سے زیادہ مقبول 33x والے روبکس کیوب ہیں۔

آج کی دعا

یا الٰہی! میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں کیونکہ تجھ ہی کو سب قدرت ہے۔ مجھے کوئی علم نہیں اور تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے۔ بلحاظ دین اور دنیا کے تو تُو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اسے آسان کر دے۔ اور اس میں برکت دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین و دنیا میں شر ہے تو تُو مجھ کو اس سے باز رکھ۔
(اخبار البدر جلد 1 نمبر 10)

یہ امام آخرالزماں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ ومہدی معہودؑ بانی سلسلہ احمدیہ عالمگیر کی دعائے استخارہ ہے۔

استخارہ کا مطلب ہے کہ اللہ سے خیر طلب کرنا یعنی کسی بھی دینی ودنیاوی کام کے کرنے سے پہلے ایک خاص طریق پر دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد وخیر طلب کرنا۔

احادیث میں استخارہ کی اہمیت اور اس کی دعا کا متعدد جگہ پر ذکر آیا ہے۔ چنانچہ یہ دعا احادیث میں یوں مذکور ہے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ
(صحیح بخاری، کِتَابُ التَّھَجُّدِ بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّطَوُّعِ مَثْنٰی مَثْنٰی حدیث 1162)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام جس کے لیے استخارہ کیا جارہا ہے میرے دین دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے یہ (خیر ہے) تو اسے میرے لیے نصیب کر اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے۔ یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے بھی اس سے ہٹا دے۔ پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ تمہارے سامنے ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے (مندرجہ بالا دعا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کام کی جگہ اس کام کا نام لے۔

ہم ہر اہم کام کرنے سے پہلے دعا کا خانہ (دعائے استخارہ) پہلے رکھیں اور دنیاوی اسباب کو بعد میں رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر موڑ پر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور بہت سے مسائل سے بچ سکتے ہیں۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خط

محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل آن لائن ،لندن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔مورخہ 17 ستمبر 2021 ءکے الفضل میں محترمہ امتہ الباری ناصر کا مضمون بعنوان ’’محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت کی حوصلہ افزائی‘‘ پڑھا۔مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ کتب کے متعلق جذبات اور تاثرات بلاشبہ ان کارکنات کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث تھے جو علم کے خزائن سے موتی چن کر سلطان القلم کی معاونات کے طور پر صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں کتب کی اشاعت کا کام کر رہی تھیں۔لیکن ساتھ ہی آپ کے لکھے ہوئے خطوط ان جذبات کی بھی نمائندگی کرتے ہیں جو تمام جماعت عموماًاور لجنہ اماء اللہ خصوصاًاپنی ان بہنوں کے لئے رکھتی ہے جنھوں نے یہ قابل قدر خدمت سرانجام دی۔اس سلسلہ کے تحت چھپنے والی کتب نے نہ صرف ہر عمر کے احمدی کی علمی تشنگی کو سیراب کرنے کا وسیلہ فراہم کیا، بلکہ ان کتب کی احمدی گھروں میں موجودگی نے احمدی بچیوں میں یہ احساس بھی بیدار کیا کہ وہ نہ صرف قلم کے ذریعہ اپنے خیالات کو دنیا کے سامنے پیش کرسکتی ہیں بلکہ وہ الفاظ کے ہتھیار کے ساتھ حق و باطل کی اس جنگ میں بھر پور معاونت بھی کرسکتی ہیں۔اس ضمن میں ایک واقعہ جس نے ان کتب کی اہمیت کا احساس ایک نئی طرز سے لجنہ میں بیدار کر دیا۔قارئین کے لئے پیش کرنا چاہوں گی۔

کچھ عرصہ قبل لٹریچر کی ایک کلاس میں جہاں عورتوں کی لٹریچر میں نمائندگی کی اہمیت اور ضرورت پر بحث کے دوران ایک غیر ملکی خاتون نے ذکر کیا کہ اگرچہ وہ بچپن سے ہی کتب پڑھنے کی شوقین تھیں لیکن اپنی زندگی میں جب پہلی مرتبہ ان کو ایک خاتون کی لکھی کتاب ملی تو اس کتاب پر لکھے صرف اس مصنفہ کے نام نے ہی ان میں خود اعتمادی کا جذبہ بیدار کر دیا اور اس کتاب نے ان کو لٹریچر سے ایک خاص لگاؤ پیدا کر دیا۔ان کی یہ بات سن کر میں نے بھی اپنی یادوں پر نظر دوڑائی کہ ایسا موقع تلاش کروں لیکن جب میں نے غور کیا تو پایا کہ مجھے ایسے کسی موقع کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی۔کیونکہ ہمارے گھر کی مختصر سی لائبریری میں جہاں ہر شیلف، ایک Publisher کے لئے مخصوص تھی میں موجود آدھی سے زائد کتب لجنہ اماء اللہ کی شائع کردہ تھیں اور ان میں بھی سر فہرست لجنہ اماء اللہ کراچی کی کتب تھیں۔جب بھی کسی موضوع پر کوئی سوال ذہن میں پیدا ہوتا اس شیلف پر موجود کتب کی ایک لمبی قطار میں سے کسی نہ کسی کتاب سے مطلوبہ سوال کا جواب ضرور مل جاتا۔

چنانچہ جہاں ایک طرف ان کتب نے زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق اسلامی تعلیمات اور تاریخ کا خزانہ ہمارے سامنے پیش کیا۔وہیں یہ کتب احمدی بچیوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بنیں۔ان کتب نے نہ صرف ہماری تربیت کی بلکہ ہماری ذہنی نشوونما کر کے ہمیں اس بات کا احساس بھی دلایا کہ احمدی مسلمان خواتین نہ صرف تعلیم یافتہ اور پر اعتماد ہیں بلکہ وہ اپنی رائے کا اظہار کرنے میں آزاد اور خود مختار بھی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کتب کا خزانہ ہم تک پہنچانے والی تمام کارکنات کو اس کا بہترین اجر دے اور مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی اس دعا کہ ’’اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کے تاج سے مزین فرمائے اور قلوب کو نور ایمان سے معمور رکھے اور ہاتھوں کو عملی قوت سے بھر دے‘‘ سے نہ صرف ان لجنات کو بلکہ تمام احمدی خواتین کو ہمیشہ فیض پانے والا بنائے۔آمین

والسلام خاکسار

مصباح احمد۔ فیرزن،جرمنی

سانحہ ارتحال

- مکرم راجہ فاضل احمد ۔یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں:

کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم راجہ ناصر احمد ریٹائرڈ ڈویژنل آفیسر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ مورخہ 11 ستمبر 2021ءبوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 86سال انتقال کر گئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔13 ستمبر 2021ء کو بہشتی مقبرہ دارالفضل میں نماز جنازہ کے بعد تدفین ہوئی۔آپ کے دونوں بیٹے مکرم راجہ خالد احمد جرمنی اور مکرم راجہ شہزاد احمد امریکہ سے آ کر تدفین میں شامل ہوئے۔مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ، مرحوم کے دادا حضرت حافظ احمد دین ڈنگویؓ (تاریخ بیعت۔1898)اور نانا میاں خیر الدین سیکھوانیؓ (یکے از 313 صحابہ) کے ذریعے سے ہوا۔مرحوم کے ماموں حضرت مولانا قمرالدین مولوی فاضل صدر اول خدام الاحمدیہ تھے۔مرحوم نے چار خلفاء کا زمانہ دیکھا۔آپ کی ولادت قادیان میں ہوئی۔آپ کو خلافت سے بے انتہا پیار تھا۔مالی قربانیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے۔آپ کے آبائی مکان میں ایک عرصہ تک نماز باجماعت ہوتی رہی۔آپ نے ہمیشہ رحمی رشتوں کا حق ادا کیا۔جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے بطور قائد ضلع اور علاقہ خدمت کی توفیق پائی۔قارئین الفضل سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے پیار اور رضا کی جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(ادارہ الفضل کی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔آمین)

درخواستِ دعا

- مکرم عبدالہادی قریشی۔سیرالیون سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

خاکسار کا بھانجا عزیزم منیف احمد (وقف نو، عمر ساڑھے گیارہ سال) ابن مکرم خرم بشیر گزشتہ کچھ ماہ سے آنتوں کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ 16 ستمبر کو اس کا آپریشن ہوا ہے۔الحمد للہ۔آپریشن کامیاب رہا ہے۔عزیزم اس وقت ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ICU میں ہے۔قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد مکمل صحت سے نوازے، ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت سلامتی والی لمبی فعال زندگی سے نوازے۔ آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے وظائف

ایک دفعہ میری موجودگی میں ایک شخص نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے دریافت کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنے مریدوں کو کون سے وظائف اور اذکار بتایا کرتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جواباً فرمایا کہ حضرت اقدسؑ عام طور پر درود شریف، استغفار، سورہ فاتحہ، اور قرآن کریم کی تلاوت کا ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

(حضرت مولانا غلام رسول راجیکی از حیات قدسی صفحہ 81)

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

02 اکتوبر 2021ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	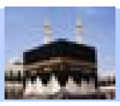	04:56	18:07
مدینہ منورہ	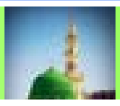	04:56	18:08
قادیان	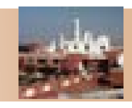	05:02	18:12
ربوہ	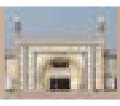	04:42	17:52
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:36	18:38